فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): اپنے محلّہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسرے محلّہ کی مسجد میں جانا کیسا ہے؟

(جواب): جایا جاسکتا ہے۔

(سوال): سختی بیماری کی صورت میں جماعت ترک کرنا کیسا ہے؟

(جواب): بیماری عذر شرعی ہے، اس صورت میں جماعت ترک کی جاسکتی ہے، گھر میں ہی بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ لے۔ شریعت نے بیماری کی کوئی حد مقرر نہیں کی، یہ معاملہ ایمان پر چھوڑا ہے۔

(سوال): کیا فرض نماز بیوی کے ساتھ با جماعت پڑھی جاسکتی ہے؟

(جواب): اگر بوجہ مسجد کی جماعت میں شامل ہونا ممکن نہ ہو، تو گھر میں بیوی کے ساتھ فرض نماز کی جماعت کرائی جاسکتی ہے۔ اس صورت میں بیوی خاوند کے پیچھے اکیلی کھڑی ہو گی، وہ اکیلی صف متصور ہو گی۔

(سوال): ایک شخص کو بیماری ہے کہ اس کے منہ سے سخت بدبو آتی ہے، کیا اس کے لیے جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے؟

(جواب): جس شخص کے منہ سے اتنی سخت بدبو آتی ہو کہ ساتھ کھڑے ہونے والے اذیت محسوس کریں، تو اسے چاہیے کہ علاج معالجہ کرے، تب تک اس کے لیے جماعت ترک کرنا جائز ہے۔

(سوال): کیا جماعت میں شامل ہونا واجب ہے؟

(جواب): راجح یہی ہے کہ جماعت میں شامل ہونا واجب ہے، بلا عذر جماعت ترک کرنے والا شخص گناہ گار ہے۔ ترک جماعت پر وعید سنائی گئی ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا ہے کہ لکڑی اکٹھی کرنے کا حکم دوں اور انہیں جلا دیا جائے، پھر میں نماز کے لیے کہوں، اذان کہی جائے، پھر میں کسی شخص کو امامت کرانے کے لیے کہوں اور میں ان مردوں کا پیچھا کروں (جو جماعت میں شامل نہیں ہوئے) میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں......۔''

(صحيح البخاري : 644، صحيح مسلم :651)

(سوال): صحیح العقیدہ مسلمانوں کی مسجد گھر کے ساتھ ہے، پھر بھی مسلسل مسجد کی جماعت ترک کر کے گھر میں جماعت کرائی جاتی ہے، کیا حکم ہے؟

(جواب): جماعت میں شامل ہونا واجب ہے، بلا وجہ مسجد کی جماعت ترک کرنا ناجائز ہے۔ البتہ اگر کچھ لوگ مسجد کی جماعت چھوڑ کر اپنی جماعت کراتے ہیں، تو باوجود گناہ گار ہونے کے ان کی نماز ہو جائے گی۔

(سوال): کتنے مقتدی ہوں، تو جماعت کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے؟

(جواب): ایک مقتدی بھی ہو، تو جماعت کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے، البتہ جتنے مقتدی زیادہ ہوں گے، اتنا ثواب زیادہ ہوگا۔

(سوال): مقتدی امام سے کتنے فاصلے پر کھڑے ہوں؟

(جواب): اتنا فاصلہ ہو، کہ بآسانی سجدہ ہو جائے۔

(سوال): مسلمان بھنگی جماعت میں شامل ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): اگر حالت نشہ میں نہیں ہے، تو ہوسکتا ہے۔

(سوال): جس شخص کو متعدی مرض لاحق ہے، کیا وہ جماعت ترک کرسکتا ہے؟

(جواب): اس کے لیے جماعت ترک کرنا ضروری ہے۔

(سوال): اگر مقتدی صرف نابالغ بچے ہوں، تو جماعت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جب بچے کی امامت جائز ہے، تو اس کا مقتدی ہونا بالاولیٰ جائز ہے۔

(سوال): علم دین سیکھنے میں مشغول ہے، کیا جماعت ترک کرسکتا ہے؟

(جواب): ہرگز نہیں۔ علم دین سیکھنے کا مقصد بھی دین پر عمل کرنا اور دوسروں کو اس کی دعوت دینا ہے۔ جب خود ہی فرائض و واجبات کا تارک ہوگا، تو دوسروں کو کیا دعوت دے گا؟ اس لیے علم دین سیکھنے کے لیے جماعت ترک کرنا جائز نہیں۔

(سوال): تکبیر اولیٰ کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کا کیا ثواب ہے؟

(جواب): اس کے خاص ثواب اور اجر کے بارے میں تو کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے، جو روایات مروی ہیں، وہ ضعیف وغیر ثابت ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ جو جتنا جلدی جماعت میں شامل ہوگا، اس کا ثواب اتنا زیادہ ہوگا، بہ نسبت اس شخص کے کہ جو تکبیر اولیٰ کے بعد یا دوسری، تیسری رکعت میں شامل ہوتا ہے۔

(سوال): جماعت کا وقت ہو چکا ہے، کوئی مقتدی نہیں آیا، کچھ انتظار کے بعد امام نے اکیلے نماز ادا کر لی، بعد میں کچھ مقتدی آئے، تو دوبارہ جماعت کرائی جائے؟

(جواب): امام کی فرض نماز ادا ہو چکی ہے، اب اگر وہ چاہے، تو انہیں جماعت کرا سکتا ہے، مقتدیوں کی فرض نماز ہوگی اور امام کی نفل ہو جائے گی۔

(سوال): جس شخص کی امامت سے فساد کا خدشہ ہو، اسے امامت سے روکنا کیسا ہے؟

(جواب): اگر تو دین میں فساد کا خدشہ ہے، تو امامت سے روکنا ضروری ہے اور اگر بعض افراد کے ذاتی فساد کا خدشہ ہے، تو صورت حال کے مطابق امام کو بھی روکا جا سکتا ہے اور مقتدیوں کو بھی۔

(سوال): جو شخص بلا عذر شرعی جان بوجھ کر جماعت سے الگ ہو کر اکیلے نماز پڑھے، اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اس کی نماز ادا ہو جائے گی، مگر جماعت ترک کرنے کا گناہ ہو گا، کیونکہ جماعت میں شامل ہونا واجب ہے۔

(سوال): جو لوگ جماعت میں شامل نہیں ہوتے، ان کے گھر جلانے کا فتویٰ دینا کیسا ہے؟

(جواب): یہ فتویٰ علم پر مبنی نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جو فرمایا تھا، وہ تہدید و وعید کے لیے فرمایا تھا، پھر آپ ﷺ نے کسی کے گھر کو جلایا بھی نہیں۔

(سوال): اگر کوئی شیعہ اہل سنت کی جماعت میں شامل ہو جائے، تو جماعت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جماعت صحیح ہے، شیعہ کے شامل ہونے سے دوسروں کی نماز میں کوئی فرق نہ آئے گا، صف کے درمیان یہ شخص ستون کے قائم مقام ہو گا۔

(سوال): ایک مسجد میں جماعت نہ مل سکے، تو کیا دوسری مسجد کی جماعت میں شامل ہو سکتا ہے؟

(جواب): ہو سکتا ہے۔

(سوال): باہر پڑے سامان کی حفاظت کرنے کی وجہ سے جماعت ترک کرنا کیسا ہے؟

(جواب): کبھی کبھار ایسا ہو، تو گنجائش ہے، مسلسل یا بار بار ایسا کرنا درست نہیں۔

(سوال): کیا مسجد میں نماز تراویح کی جماعت میں عورتیں شریک ہو سکتی ہیں؟

(جواب): باپردہ انتظام ہو، تو ہوسکتی ہیں۔

(سوال): کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم فلاں کو امام مقرر کریں، بعض کہتے ہیں کہ ہم کسی اور کو امام مقرر کریں گے، اس اختلاف میں کس کو امام مقرر کیا جائے؟

(جواب): انتظامیہ مسجد کو چاہیے کہ جو امامت کے زیادہ لائق ہے، اسے امام مقرر کر لے، اگر دونوں برابر حیثیت کے ہیں، تو جسے زیادہ لوگ پسند کرتے ہیں، اسے امام مقرر کر دیا جائے۔ البتہ اس صورت میں دوسرے لوگوں کو بھی اعتماد میں لینا چاہیے، ورنہ جماعت میں بے جا اختلاف وانتشار پیدا ہو جائے گا۔

(سوال): مسجد کا مقرر امام موجود ہے اور مسجد میں ایک بڑے قاری اور عالم موجود ہیں، امامت کا حق کسے حاصل ہے؟

(جواب): امامت کا حق دار وہی ہے، جو امام راتب ہے، خواہ مسجد میں اس سے بڑا قاری اور عالم بھی موجود ہو۔

❁ سیدنا ابوسعید رحمہ اللہ مولیٰ ابواُسَید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے شادی کی تو بہت سے صحابہ رُخصتی کی رات میرے پاس موجود تھے۔ نماز کا وقت آیا، تو سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں، لیکن سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ لیا اور فرمایا: گھر والا نماز پڑھانے کا زیادہ حق دار ہے۔ انہوں نے سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا ایسا ہی ہے؟ فرمایا: جی ہاں! ابوسعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی، حالانکہ میں اس وقت غلام تھا۔''

(الأوسط لابن المنذر: 4/156، وسندہٗ صحیحٌ، مصنّف ابن أبي شيبة: 2/217)

اگرامام راتب اجازت دے،تو بڑا عالم بھی امامت کراسکتا ہے۔

(سوال): ایک شخص نے مسجد میں برسوں امامت کرائی، اسی مسجد میں امامت کراتے فوت ہوگیا، کیا اس کے بیٹے امامت کا استحقاق رکھتے ہیں؟

(جواب): انتظامیہ کو چاہیے کہ اگر امام کا کوئی بیٹا امامت کے لائق ہے،تو اسے امام مقرر کردیں، ورنہ کسی اور کو امام مقرر کریں۔صرف امام کا بیٹا ہونے سے امامت کا استحقاق نہیں ہوتا، اصل چیز اہلیت ہے۔اہلیت ہے،تو ترجیح امام کے بیٹے کو دینی چاہیے۔

(سوال): امام راتب کی اجازت کے بغیر کوئی شخص امامت کرادے،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): امام راتب کی جازت کے بغیر کوئی شخص خواہ کتنا ہی بڑا عالم یا قاری ہو، امامت نہیں کراسکتا۔ایسا کرنے والا گناہ گار ہے، البتہ اس صورت میں پڑھی گئی نماز ادا ہو جائے گی۔

(سوال): دو میں سے ایک کو امام مقرر کرنا ہے، دونوں قرأت اور علم میں برابر ہیں،مگر ان میں سے ایک نابینا ہے، کس کو امام مقرر کیا جائے؟

(جواب): اگرچہ نابینا کی امامت بلا کراہت جائز ہے،مگر جب بینا اور نابینا قرأت، علم اور دیگر شرائط امامت میں برابر ہوں،تو نابینا پر بینا کو ترجیح حاصل ہوگی، واللہ اعلم!

(سوال): بعض لوگ کہتے ہیں سوائے سادات کے کوئی امامت کا مستحق نہیں، یہ بات کیسی ہے؟

(جواب): یہ بات سراسر غلط ہے، امامت کا استحقاق قرأت، علم اور دیگر اُمور کی بنا پر ہوتا ہے، نسب کو اس میں کچھ دخل نہیں۔عہد نبوی اور عہد صحابہ میں کتنے ہی ایسے افراد کو امام مقرر کیا گیا، جو نبی کریم ﷺ یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خاندان سے نہ تھے۔

سوال: کیا عدالت کسی قوم میں ان کی مرضی کے بغیر امام مقرر کر سکتی ہے؟

جواب: امام کے انتخاب کا حق اہل علاقہ کو حاصل ہے، عدالت یا کوئی محکمہ اہل علاقہ کی مرضی کے خلاف کسی کو زبردستی امام مقرر نہیں کر سکتا۔

سوال: کیا اذان اور امامت کا فریضہ ایک ہی شخص ادا کر سکتا ہے؟

جواب: کر سکتا ہے۔

سوال: جو شخص فرض نماز سے پہلے سنن مؤکدہ ادا نہ کر سکا، کیا وہ اس نماز کی امامت کرا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، کرا سکتا ہے، اس سے مقتدیوں کی نماز میں کچھ خلل نہ آئے گا۔

سوال: اگر کوئی شخص ائمہ اربعہ کو جاہل اور فاسق کہتا ہے، اس کی اقتدا میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص گمراہ ہے، امامت کے اہل نہیں۔ اسے سمجھانا چاہیے، سمجھ جائے، تو درست، ورنہ امامت سے فارغ کر دینا چاہیے۔

سوال: حلالہ کرنے والے امام کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: حلالہ زنا ہے اور زانی کو امام مقرر کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر وہ اعلانیہ توبہ کر لے اور اس میں امامت کا کوئی اور مانع سبب نہیں، تو اس کی امامت درست ہے۔

سوال: شطرنج کھیلنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: شطرنج جوا ہے اور جوا حرام ہے۔ اعلانیہ فاسق کو امام مقرر نہیں کیا جا سکتا، تاوقتیکہ وہ قولی و عملی توبہ کر لے۔

سوال: بواسیر والے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بواسیر ایک بیماری ہے، اس کی وجہ سے امامت پر کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

(سوال): ایک شخص جھوٹی احادیث بیان کرتا ہے، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر وہ اپنی جہالت کی وجہ سے کرتا ہے اور معلوم ہونے پر تائب ہو جاتا ہے، تو اس کی امامت میں کوئی حرج نہیں اور اگر ایسا جان بوجھ کرتا ہے، یا معلوم ہونے پر بھی رجوع نہیں کرتا، تو ایسا شخص سخت گناہ گار ہے، اس کی امامت جائز نہیں۔

❁ متواتر حدیث میں ہے:

''میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والا اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار کر لے۔''

(صحيح البخاري : 110، صحيح مسلم : 3)

(سوال): جس شخص کو رعشہ کی بیماری ہو، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بلا کراہت جائز ہے۔

(سوال): ایک امام ایسی دعوتوں میں شریک ہوتا ہے، جہاں شراب پی جاتی ہے، مگر خود نہیں پیتا، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسے مجلسوں میں شریک ہونا ناجائز ہے، اگر امام توبہ کر لے، تو درست، ورنہ اسے امام بنانا درست نہیں، اس میں دین کا نقصان ہے۔

(سوال): قادیانیوں کو مسلمان کہنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ امام گمراہ ہے، اس کی امامت جائز نہیں۔

(سوال): کیا متنفل کی اقتدا میں مفترض نماز پڑھ سکتا ہے؟

(جواب): متنفل کی اقتدا میں مفترض کی نماز بلاشبہ جائز ہے۔ اس بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں، فہم سلف بھی اسی کا مؤید ہے۔

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کرتے، پھر آ کر اپنی قوم کی امامت فرماتے۔ ایک رات انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں عشا کی نماز ادا کی اور اپنی قوم کو آ کر یہی نماز پڑھائی اور سورت بقرہ کی قرأت شروع کر دی۔ ایک آدمی نماز توڑ کر پیچھے پلٹا اور اکیلے اپنی نماز ادا کر کے چلا گیا۔ دوسرے صحابہ نے کہا: اے فلاں! کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے جواباً کہا: اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے، البتہ میں یہ قصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار ضرور کروں گا۔ چنانچہ اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سارا دن اونٹوں کے ذریعے کھیت سیراب کرتے ہیں۔ معاذ نے آپ کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اور ہمارے پاس آ کر سورت بقرہ شروع کر دی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: معاذ! کیا آپ لوگوں کو دین سے متنفر کرتے ہیں؟ فلاں فلاں سورت پڑھا کیجیے۔''

(صحيح البخاري: 700؛ صحيح مسلم: 465، واللّفظ لهٗ)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

''ہمارے اصحاب (محدثین) کا اسی پر عمل ہے، جن میں امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب ایسا آدمی فرضوں میں لوگوں کی امامت کرے، جو خود اس سے پہلے وہی نماز پڑھ چکا ہو، تو اس کی اقتدا کرنے والوں کی نماز جائز ہے۔ انہوں نے معاذ رضی اللہ عنہ کے قصہ والی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل لی ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث: 583)

❁ علامہ سندھی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''یہ حدیث واضح دلالت کرتی ہے کہ متنفل کی اقتدا مفترض کے لئے جائز ہے۔گو کہ ناقص جوابات اس کے احناف نے دیئے ہیں،لیکن اس کا جواب بہت ہی مشکل ہے۔''(حاشية السندي على النسائي : 103/2)

❁ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں:

يُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ، هِيَ لَهُ نَافِلَةٌ، وَلَهُمْ فَرِيْضَةٌ .

''سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو وہی نماز پڑھاتے،جو ان کے لئے نفل ہوتی اور قوم کے لئے فرض۔''

(السّنن الكبرىٰ للبَيهقي : 86/3، الأم للشافعي : 173/1، سنن الدّارقطني : 374/1، شرح معاني الآثار للطّحاوي :409/1، وسندهٗ صحيحٌ)

ابن جریج رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔دوسرے راویوں کی طرف سے ان الفاظ کا عدمِ ذکر عدمِ وجود پر دلالت نہیں کرتا،ثقہ کی زیادت بالاتفاق مقبول ہے،کیوں کہ یہ ثقات کی مخالفت نہیں ہے۔

❁ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ ...... فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا، وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ : فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ .

''ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ذات الرقاع پہنچے۔۔۔نماز کے لئے

اذان کہی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے ایک جماعت کو دو رکعت پڑھائیں، دو رکعت ادا کرنے کے بعد وہ پیچھے ہٹ گئے، اور دوسری جماعت آگے آئی، آپ ﷺ نے انہیں بھی دو رکعت پڑھائیں۔ یوں رسول اکرم ﷺ کی چار اور صحابہ کی دو دو ہوئیں۔''

(صحيح البخاري تعليقاً : 4136، صحيح مسلم موصولًا : 843)

❀ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے حالت خوف میں نماز ظہر ادا کی۔ ایک جماعت نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور دوسری نے دشمن کے سامنے۔ آپ نے انہیں دو رکعت پڑھائیں اور سلام پھیرا۔ وہ لوگ جو نماز ادا کر چکے تھے، جا کر دوسرے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے، پھر دوسرے آئے، انہوں نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ نے انہیں بھی دو رکعت پڑھا کر سلام پھیرا، اس طرح نبی اکرم ﷺ کی چار اور صحابہ کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ اسی کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔''

(سنن أبي داوٗد :1248، سنن النّسائي : 1553، صحيحٌ)

❀ علامہ زیلعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

عَلٰى كُلِّ حَالٍ، فَالْاِسْتِدْلَالُ عَلَى الْحَنْفِيَّةِ بِحَدِيثِ جَابِرٍ صَحِيْحٌ .

''بہر حال سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے احناف کے خلاف (متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز کا) استدلال درست ہے۔'' (نصب الرّاية : 57/2)

❀ علامہ سندھی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا يَخْفٰی أَنَّہٗ یَلْزَمُ فِیْہِ اقْتِدَاءُ الْمُفْتَرِضِ بِالْمُتَنَفِّلِ قَطْعًا، وَلَمْ أَرَ لَھُمْ عَنْہُ جَوَاباً شَافِیاً .

”اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ متنفل کی اقتدا میں مفترض کی نماز کا قطعی جواز اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، احناف کے پاس اس کا کوئی شافی جواب نہیں۔“

(حاشية السّندي على النسائي : 3/178، 179)

نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

سوال: قبروں پر غلاف چڑھانے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: قبروں پر غلاف چڑھانا بدعت ہے، بدعتی کو امام نہیں بنانا چاہیے۔

سوال: مسجد میں زنا کرنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی امامت جائز نہیں۔

سوال: قاتل کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: قاتل جب تک دیت وغیرہ نہ دے یا اسے معاف نہ کر دیا جائے، تب تک اس کی امامت جائز نہیں۔

سوال: اگر کسی نے امام پر چوری کا الزام لگایا، تو الزام کے صحیح یا غلط ہونے تک اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے، الزام ثابت ہو جائے، تو اسے امامت سے برخاست کر دیا جائے۔

سوال: اگر کوئی عورت کہہ دے کہ فلاں امام نے میرے ساتھ زنا کیا ہے، تو اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک چار شرعی گواہوں سے یہ بات ثابت نہ ہو جائے، تب تک امام کی

امامت جائز ہے۔محض الزام سے امامت پر کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

(سوال): شلوار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ اعلانیہ کبیرہ گناہ ہے، ایسے شخص کی امامت جائز نہیں، الا کہ توبہ کرلے۔

(سوال): غیر شرعی تعویذ دینے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اس شخص کی امامت جائز نہیں۔

(سوال): جو شخص شریعت کی بے ادبی کرے، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ہرگز جائز نہیں۔

(سوال): جو شخص کہے کہ نبی کریم ﷺ کو دنیا کی ہر چیز کا علم ہے، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نبی کریم ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا غلو اور گمراہی ہے۔ اہل سنت کے اتفاقی واجماعی عقیدہ سے انحراف ہے، ایسے شخص کی امامت جائز نہیں۔

(سوال): جس کے منہ میں دانت نہ ہوں، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): جسے عاق کیا گیا ہو، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں دیکھا جائے گا کہ اسے والد نے عاق کیوں کیا ہے، اگر والدین کو ستانے اور نافرمانیوں کی وجہ سے عاق کیا ہے، تو اس کی امامت جائز نہیں اور اگر عاق کرنے کی ایسی وجہ ہے، جو بیٹے کے لیے شرعاً قابل ملامت نہیں، تو ایسے شخص کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔ یاد رہے کہ کسی کو جائیداد سے عاق کرنا شرعا جائز نہیں۔

(سوال): اعلانیہ میوزک سننے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): میوزک سننا گناہ کبیرہ ہے، ایسے شخص کی امامت جائز نہیں، تا آنکہ اعلانیہ توبہ کرلے۔

(سوال): مریض کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بلا کراہت جائز ہے۔ (بخاری:٦٦٤، مسلم:٤١٨)

(سوال): مسجد کا مال کھانے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مسجد کے مال میں خیانت کرنے والے کی امامت جائز نہیں، البتہ اگر وہ توبہ کرلے، تو جائز ہے۔

(سوال): ایک شخص کی بلوغت کے بعد بھی ڈاڑھی نہیں آئی، ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ امامت کے لیے ڈاڑھی کا نکلنا شرط نہیں۔

(سوال): ایک شخص پر حج فرض ہے، اسے کوئی عذر بھی نہیں ہے، مگر پھر بھی ادا نہیں کرتا، تو اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر تہاونا ایسا کرتا ہے، تو اس کی امامت جائز نہیں اور اگر کہے کہ ارادہ ہے، مگر جانے کے لیے شوق ظاہر نہ کرے، تب بھی اسے امام مقرر کرنا مناسب نہیں۔

(سوال): قدرتی طور پر چھوٹی اور بڑی ڈاڑھی والے میں امامت کے زیادہ لائق کون ہے؟

(جواب): دونوں داڑھی نہیں کٹواتے، تو کسی کو بھی امامت کے لیے رکھا جا سکتا ہے، قدرتی طور پر ڈاڑھی کا لمبا یا چھوٹا ہونا باعث فضیلت یا ترجیح نہیں۔

(سوال): ایک شخص عرصہ دراز سے امامت کرا رہا ہے، اب وہ وہم کا شکار ہونے لگا ہے کہ پتہ نہیں میرا وضو باقی ہے یا نہیں، تو کیا ایسے وہم کی صورت میں وہ امامت کرا سکتا ہے؟

(جواب): وہم عارضہ ہے، یقین کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں، ایسا شخص امامت جاری رکھے۔

(سوال): رہن والی چیز سے نفع حاصل کرنے والے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): رہن والی چیز سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں، یہ نفع حرام ہے، ایسا شخص توبہ نہ کرے، تو امامت کے لائق نہیں۔

(سوال): مصحف سے دیکھ کر امامت کرانا کیسا ہے؟

(جواب): نماز میں زبانی قرأت کی قدرت نہ ہو، تو قرآن ہاتھ میں پکڑ کر قرأت کی جاسکتی ہے، محدثین اسے جائز سمجھتے تھے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ .

''ان کے غلام ذکوان انہیں امامت قرآن مجید سے دیکھ کر کرواتے تھے۔''

(صحيح البخاري : 1/96 تعليقاً، مصنّف ابن أبي شيبة : 2/337؛ كتاب المَصاحف لابن أبي داود : 797، السنن الكبرٰى للبَيهقي : 2/253، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مُحَمَّدٌ لَّا يَرٰى بَأْسًا أَنْ يَّؤُمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ .

''امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی قوم کی امامت کروائے اور قرأت قرآن مجید سے دیکھ کر کرے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 2/337، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام شعبہ رحمہ اللہ، بیان کرتے ہیں:

فِي الرَّجُلِ يَؤُمُّ فِي رَمَضَانَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ، رَخَّصَ فِيهِ .

''حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ رمضان المبارک میں قرآن سے دیکھ کر قراءت کی رخصت دیتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 337/2، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مصحف سے دیکھ کر قرأت کرنے سے منع کرتے تھے؟

جواب: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

نَهَانَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يُؤَمَّ النَّاسُ فِي الْمُصْحَفِ .

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں قرآن ہاتھ میں پکڑ کر امامت کروانے سے منع فرمایا۔''(كتاب المَصاحف : 772)

سند سخت ''ضعیف'' ہے:

① نہشل بن سعید ''متروک'' اور ''کذاب'' ہے۔

(تقريب التهذيب لابن حَجَر : 7197، ميزان الاعتدال للذهبي : 275/4)

② ضحاک بن مزاحم کا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں۔

(شعب الإيمان للبَيهقي : 367/3، 187/4؛ القرائة خلفَ الإمام للبَيهقي : 197؛ تفسير ابن كثير : 236/5؛ التلخيص الحبير لابن حَجَر : 21/1؛ العجائب في بَيان الأسباب لابن حجر، ص : 104)

سوال: کیا حمل میں فوت ہونے والی عورت شہیدہ ہے؟

جواب: دوران حمل فوت ہونے والی عورت شہیدہ ہے۔

سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اجر دیتا ہے، آپ شہادت کسے سمجھتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: میدان جہاد میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میدان قتال کے علاوہ بھی سات اسبابِ شہادت ہیں۔ ① مرض طاعون میں مبتلا ہو کر جان کی بازی ہار جانے والا ② ڈوب کر مرنے والا ③ نمونیا سے جاں بحق ہونے والا ④ پیٹ کی بیماری سے جان کی بازی ہار جانے والا ⑤ جل کر ہلاک ہونے والا ⑥ دب کر دم توڑ دینے والا ⑦ حمل سے فوت ہو جانے والی خاتون۔''

(موطّأ مالك :233/1، سنن أبي داوٗد :3111، سنن النسائي : 1846، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۸۹) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۵۰۳) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: ایک امام نماز میں بہت لمبی قرأت کرتا ہے، باوجود مقتدیوں کے کہنے کے باز نہیں آتا، شریعت میں اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جماعت میں تخفیف کرنی چاہیے، کہ اقتدا میں بیمار، کمزور اور حاجت مند افراد ہوتے ہیں۔ جو شخص باوجود مقتدیوں کے کہنے کے قرأت لمبی کرتا ہے، اس کے بارے میں یہ حدیث ملاحظہ ہو؛

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
''سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کرتے، پھر آ کر اپنی قوم کی امامت فرماتے۔ ایک رات انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں عشا کی نماز ادا کی اور اپنی قوم کو آ کر یہی نماز پڑھائی اور سورت بقرہ کی قرأت شروع کر

دی۔ ایک آدمی نماز توڑ کر پیچھے پلٹا اور اکیلے اپنی نماز ادا کر کے چلا گیا۔ دوسرے صحابہ نے کہا: اے فلاں! کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے جواباً کہا: اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے، البتہ میں یہ قصہ نبی اکرم ﷺ کے گوش گزار ضرور کروں گا۔ چنانچہ اس نے رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! ہم سارا دن اونٹوں کے ذریعے کھیت سیراب کرتے ہیں۔ معاذ نے آپ کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اور ہمارے پاس آ کر سورت بقرہ شروع کر دی۔ رسول اکرم ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اقْرَأْ بِكَذَا وَاقْرَأْ بِكَذَا .

''اے معاذ! کیا آپ لوگوں کو دین سے متنفر کرتے ہیں؟ فلاں فلاں سورت پڑھا کیجیے۔''

(صحيح البخاري : 700؛ صحيح مسلم : 465، واللّفظ لهٗ)

(سوال): سودی کاروبار میں ملازمت کرنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ اگر ملازمت ترک کر کے توبہ کر لے، تو جائز ہے۔

(سوال): یونیورسٹی کی مسجد میں ایک گمراہ انسان امام ہے، باہر قریب کوئی مسجد نہیں ہے، جماعت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): گمراہ کی اقتدا میں نماز جائز نہیں، اگر کسی صحیح العقیدہ مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، تو اکیلے ہی نماز پڑھ لی جائے۔

(سوال): جو شخص مسلمانوں کو کافر کہتا ہو، اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسا شخص اگر جہالت کی بنا پر کہہ رہا ہے، تو اس پر اتمام حجت کرنا چاہیے، سمجھ جائے تو درست، ورنہ اسے امامت سے فارغ کر دیا جائے، یہ شخص تکفیری فکر کا حامل ہے اور

کئی لوگوں کی فکری تباہی کا باعث بنے گا۔

(سوال): جس پر خائن ہونے کا شبہ ہو، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جب تک خیانت ثابت نہیں ہوتی، امامت بلا کراہت جائز ہے۔

(سوال): شراب پینے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسا شخص لائق امامت نہیں، اسے فارغ کر دینا چاہیے۔

(سوال): جس شخص کی بیوی زانیہ ہے، وہ اسے طلاق بھی نہیں دیتا، تو اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): زانیہ اگر زنا سے توبہ نہیں کرتی، تو اسے اپنے عقد میں نہیں رکھنا چاہیے، بہر کیف ایسے شخص کو امام مقرر نہیں کرنا چاہیے کہ اس میں دین کا نقصان ہے، البتہ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے۔

(سوال): ایک شخص نے اپنی لڑکی کی شادی دنیاوی غرض کے لیے رافضی سے کر دی، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اس شخص میں دینی حمیت نہیں ہے، اس لیے امامت کے اہل نہیں۔

(سوال): روایت: ''گناہ سے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی طرح ہو جاتا ہے۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): یہ حدیث سنن ابن ماجہ (۴۲۵۰) میں آتی ہے، اس کی سند ضعیف ہے۔ ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔

(سوال): کوئی شخص کہے کہ میں فلاں تاریخ سے پہلے پہلے مر جاؤں گا، مگر وہ نہ مرے، تو اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس غیب کا علم ہے، جس کی بنا پر اس نے اپنی موت کی خبر دی، تو وہ سخت گمراہ بلکہ اہل علم نے اسے کافر کہا ہے، اس کی امامت ہرگز جائز نہیں۔ اور اگر وہ یہ دعویٰ اپنی صحت اور تجربہ کی بنا پر کرے یا ایسے ہی اٹکل پچو لگائے، تو کوئی حرج نہیں، اس کی امامت درست ہے، واللہ اعلم!

(سوال): والدہ کو مارنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): والدہ کو مارنا کبیرہ گناہ ہے، اگر ایسے شخص توبہ نہ کرے، تو اس کی امامت جائز نہیں۔

(سوال): نماز فجر چھوڑنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔

(سوال): روافض کی نماز جنازہ پڑھنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جو شخص جانتے بوجھتے روافض کا جنازہ پڑھتا ہے اور جنازہ پڑھنے کو جائز سمجھتا ہے، وہ سخت گمراہ ہے، اس کی امامت جائز نہیں۔

(سوال): نومسلم کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگرچہ نومسلم کی امامت جائز ہے، مگر جب تک وہ اسلام خصوصا نماز کے بنیادی مسائل سے آگاہ نہ ہو جائے، اسے امام مقرر نہیں کرنا چاہیے۔

(سوال): افیون استعمال کرنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): افیون حرام ہے اور حرام کا استعمال کبیرہ گناہ ہے، ایسے شخص کی امامت جائز نہیں، تاوقتیکہ وہ توبہ کر لے۔